تو پاک باش برادر مدار از کس باک

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

ایڈیٹر

نمبر ۳۲ | قادیان دار الامن و الامان مؤرخہ ۸ نومبر سنہ ۹۸ء | جلد (۲)

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں۔ تو بہ کثرت شائع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہوجائیں اور سو سو ٹریکٹ ۹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہوسکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کردیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علٰحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔

اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کرو۔ اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا۔

مندرجہ ذیل اشیا ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ۲ر سینکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ بیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸ر سے لے کر ۵ر تک

پراندے ۴ر سے لے کر ۵ر تک

بیج بند ۳ر سے لے کر عہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوڑے جس قسم کے چاہیں ڈال دیئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام۔

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر پر ۱ر روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔

درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و الٰہ بخش علاقہ بند مالکان احمدیہ ایجنسی کٹڑہ باگھ سنگھ ہاتھی دروازہ امرتسر (پنجاب)

www.aaiil.org

معلوم رہے کہ اور اولیاؤں کی کسی پانچوں انگلیاں برابر نہیں - اس لئے ہم ... کا اشتہار ضروری ہے

نوٹ

بر ہدایت ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا ... کی تعمیل نسبت مطلب بدیں سے ہوگی - محصول و کمیشن ڈاک بذمہ خریدار - درخواستیں نام مشتہر مندرجہ ذیل آنی چاہئیں -

شرطیہ

صحت جسمانی کے طلبگار اس کو ضرور ... شرطیہ آزماویں

مفت

صحت جسمانی کے طلبگار اس کو ضرور ... شرطیہ آزماویں

نوٹ

درخواست کنندہ کو لازم ہے مرض کا مفصل حال بتفصیل عمر تحریر کرے ... خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملاحظہ کیا ہو اس کا حوالہ دے غربا خرچ روانگی دوا درخواست کے ساتھ روانہ کریں محصول ڈاک علاوہ

سچائی کا فیصلہ

سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو - اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنے ہی بیان حلفی سے قیمت واپس لو - یہ کامل ثبوت سچائی کا ہے -

اکسیر حافظہ

فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں - ہر ایک شخص خصوصاً طلبا کو اس کی سخت ضرورت ہے - دو ہفتہ کیواسطے عہ - ایک ماہ کیواسطے ؏ قیمت ۵ کیواسطے للعہ غریب طلبا کو بتصدیق ہیڈ ماسٹر نصف قیمت پر

خارش کی حکمی دوائی

تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے - دوا اس کے جلد اثر کی تصدیق کرتا ہے فی پڑیہ ۸ / دو مفت تقسیم کرنیوالوں کو ہر پڑیہ عہ اور غربا کو بتصدیق کسی معزز کے صرف ۲ / خرچ روانگی پر مفت

دوائی ہاضمہ

بدہضمی، درد شکم - قولنج - نفخ - امتلاء - کھٹے ڈکار - ضعف معدہ کو دور کرنے اور بھوک لگانے کو مفید - قیمت فی ڈبیہ جو کئی آدمیوں کو کافی ہے ۸ / غربا کو بتصدیق کسی معزز کے ۲ / خرچ روانگی پر مفت

دوائی آتشک

یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے - خوبی یہ ہے کہ منہ نہیں آتا - غذا گوشت - پلاؤ - شوربا کے عادی کو اس کی بھی اجازت ہے -
۷ خوراک عہ ۲ /

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد - دھند - غبار - تاریکی چشم - ضعف بصر - سرخی - پھولا - موتیا بند کو اکسیر ہے - ۲۰ یوم کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی - فی تولہ عہ طلبا و دیگر اصحاب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ عہ /

سفوف مرہم آتشک

اصلاح زخم کے واسطے صرف تین پڑیاں کافی ہیں - زخم پہلے دن خشک اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں فی پڑیہ ۸ / غربا کو بتصدیق معزز ۲ / خرچ پر مفت -

اعجاز مسیحی

اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے - اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہو جاتا ہے - مرد اور مرد جوان مرد ہو جاتا ہے - قیمت ے /

عصائے پیری

رقت اور جریان کو مفید قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی دافعہ لطف زندگانی - تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں - تجربہ شاہد کافی ہے - قیمت ے /

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے - سالہا سال کے جکڑے ہوئے - ادنیٰ بے کار شخص صحیح و سالم ہو سکتے ہیں - قیمت صرف عہ /

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو - تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے - درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے - درحقیقت اسم بامسمیٰ ہے - ۲۰ خوراک ؏

نسوار

جملہ امراض دماغی کو مفید - درد سر - شقیقہ - سرخی چشم نزلہ - زکام - چھینکیں کیواسطے دوائی بے نظیر - فی پڑیہ ۸ / غربا کو بتصدیق ۲ / خرچ پر مفت

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں بھی بادی کا درد ہو - فی الفور ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے - فی گولی ۲ / فی درجن عہ /

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں - مسوں کی سوزش اور جوش پہلے دن بند - ۱۵ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے - قیمت ؏

لگانیکی دوائی بواسیر

اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہو کر خودبخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس کو اکسیر کہنا بے جا نہ ہوگا - قیمت ے /

دوائی دردگردہ

درد کیسا ہی شدید ہو - ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے - فی گولی ۴ / فی درجن ؏ -

المشتہر خاکسار غلام احمد مکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

من تحتہا الانہار میں ایک لطیفہ

قرآن کریم چونکہ ایک کامل کتاب ہے اس لئے وہ بے معنی اور بے فائدہ الفاظ استعمال نہیں کرتی۔ اسجگہ بظاہر تحتہا الانہار سے بھی وہی مطلب نکل آتا تھا جو من کے ازدیاد سے پایا جاتا ہے اس لئے سرسری نظر میں کہہ سکتے ہیں کہ من کی کیا ضرورت تھی لیکن اگر غور کریں تو اس من کی تہ میں ایک لطیف بات مرکوز ہے۔ یعنے اونکے نیچے سے ندیاں بہتی اور نکلتی ہیں۔ کامل ایمان کا درخت دو عظیم الشان شاخوں سے بنا ہے ایک شاخ تعظیم لامر اللہ کے نام سے موسوم ہے اور دوسری شفقت علیٰ خلق اللہ کہلاتی ہے۔ اور اگر انہیں سے کوئی ایک شاخ بھی کامل نہو تو یہ لنڈورا درخت اپنے حقیقی معنوں میں شجر ایمان نہیں کہلا سکتا۔ پس وہ گوشہ نشین عابد یا زاہد جو کسی تیرہ و تار جنگل یا غار کوہ میں بیٹھا عبادت کر رہا ہے وہ کامل نہیں بلکہ ادہورا اور ناقص ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس مقام پر غور کریں۔ بارہا خود ہمارے دل میں یہ خیال آیا کہ اس غدار دنیا کو چھوڑ کر کسی جنگل و بیابان میں جہاں کوئی نہ دیکھے جا بیٹھیں۔ ایکبار اتفاقاً یہ ذکر ہم نے اپنے مخدوم مولانا مولوی نورالدین صاحب سے کیا انہوں نے اشارتاً کہا کہ یہ "مومن کی شان سے بعید ہے" اس تحریر کیوقت اس فقرے کا جو لطف اور ذوق ہم نے اٹھایا ہے دوسرا شاید نہ اٹھا سکے۔ ایمان اور کامل ایمان کی فلاسفی متحقق ہو گئی ہے۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ جو ایک شعبہ ہے ایمان کا وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب کہ تعلق دوسرے انسانوں سے نہو۔ ہم نے اپنے دل میں یہ عزم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو کسی دوسرے وقت شجر ایمان پر کوئی مفصل لیڈر لکھیں اس لئے اب اسی پر اکتفا کرتے ہیں

اور پھر ایک بار استحضار مطلب کی خاطر من تحتہا الانہار کے معنے بیان کرجاتے ہیں کہ وہ ندیاں اُن درختوں کے نیچے سے بہتی ہونگی جو دوسروں کو بھی سرسبز کریں گی اور دنیا میں یہ امر بالمعروف کے رنگ میں متمثل ہیں اور یہ نعمت اور برکت اسی امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ ہی کو نصیب ہوئی ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف الایۃ۔ چونکہ امر بالمعروف کرنے سے جسقدر انسان نیک ہوجاتے ہیں اُنکے اعمال صالحہ کی ایک جزا کا حقدار یہ بھی ہوتا ہے جس سے اُسکے مدارج بڑہتے ہیں پس قیامت میں بھی داخل خُلد ہوکر وہ امر بالمعروف جو اعمال صالحہ کی ایک شاخ ہے بہتی ندیوں کی صورت میں متمثل ہوگا۔

رزقنا من قبل کی فلاسفی

جنت الخلد میں جب مومن اور صالحہ لوگ اثمار شیریں کو کھائیں گے تو اُنکے ذائقہ اور مزے سے وہ تاڑ جائیں گے کہ یہ قسم اثمار ہم نے پہلے بھی کھائے ہیں اس سے پیشتر کہ ہم رزقنا من قبل کی فلاسفی پر بحث کریں یہ قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس وہم کا ازالہ کردیں جو اکثر کوتاہ اندیشوں کے دلوں میں پیدا ہوجاتا ہے کہ بہشت بھی اگر کھانے پینے ہی کی چیزوں کا گھر ہے تو اس دنیا پر اُسے کیا تفوق ہوا؟ ہم مختصر طور پر اسکا جواب دیں گے۔ یہ بات خوب طور پر سمجھ لینی چاہیئے کہ یہ دنیا جسمیں ہم رہتے ہیں درحقیقت اُس عالم آخرت کی ایک ظلی تصویر ہے جو کچھ اس دنیا میں ہم ایمان اور اوسکے نتائج اور کفر اور اوسکے کیفر دیکھتے ہیں وہ مثالی رنگ میں ہیں اوسوقت ایک جسمانی اور حقیقی رنگ پر ہوں گے۔

اور یہ کوئی تعجب اور حیرت کی بات نہیں ہے دیکھو ہم خواب میں کیونکر اشکال مختلفہ ومجسمہ کو دیکھتے ہیں کبھی مردوں سے ملاقات کرتے ہیں حالانکہ حواس کا تعطل بھی ہوتا ہے اور کبھی امور مادیہ کو دیکھتے ہیں۔ یہانتک کہ بعض اوقات خواب میں کوئی چیز کھاتے پیتے بھی ہیں حالانکہ نفس الامر میں ایسا نہیں ہوتا مگر اسکے مزے اور ذائقہ سے پورا حظ اُٹھاتے ہیں اور عالم بیداری میں جسمانی طور پر اون اشیاء کو کھاتے پیتے ہیں پس اسی طرح پر یہ عالم عالم آخرت کے لئے مثالی ہے جو چیزیں ہم اسجگہ کھاتے پیتے ہیں وہ اس عالم کی اشیاء کا ایک ظل ہیں وہاں وہ حقیقی طور پر موجود ہونگی غرض یہ کوئی تعجب اور حیرت کی بات نہیں علاوہ ازیں جبکہ یہ امر مسلم ہے کہ انسان روح اور جسم دو مختلف جزوں کا مجموعہ ہے تو یہ کیسے مان سکتے ہیں کہ پھر ہر ایک کے حسب حال نعماء جنت نہ ملیں۔

اب ہم رزقنا من قبل کی فلاسفی بتلاتے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے اوپر کی سطروں کو بتوجہ تام پڑھ لینے سے یہ عقدہ علیٰ وجہ الاتم حل ہوسکتا ہے کہ دراصل یہ دنیا اوس عالم عقبیٰ کا ایک تمثل اور عکس ہے جیسے انسان آئینہ میں اپنی تصویر دیکھتا ہے تو وہ تمام خط وخال اوسمیں بلاتفاوت نظر آتے ہیں حالانکہ وہ صرف عکس ہی عکس ہوتا ہے اور حقیقت کچھ اور ہی ہوتی ہے اسطرح سے اون نعماء الٰہی کا نمونہ اس دنیا ہی سے شروع ہوجاتا ہے۔ اور اسی کیطرف اشارہ ہے اس آیت میں ومن خاف مقام ربہ جنتان مثل الجنۃ التی وعد المتقون یعنے جو شخص اپنے اللہ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور اوسنے گناہ چھوڑ دئے۔ اوسکے لئے دو جنتیں ہیں پس چونکہ اوس جنت کا سلسلہ اسی دنیا سے شروع ہوجاتا ہے اور مثالی طور پر یہاں بھی اعمال صالحہ کی جزائے حسنہ کا حظ انسان اٹھاتا اور انعام پاتا ہے اس لئے وہاں جب وہ جزا دی جاویگی تو چونکہ حواس اپنے کام سے معطل نہونگے وہ نقشہ عالم مثال کا اوسکے سامنے آجاویگا۔ اور وہ تصویر آنکھوں میں پھر جاویگی جو آئینہ دنیا میں نظر آئی تھی اسلئے کہہ اُٹھیں گے رزقنا من قبل۔

اور اسکی تشریح مزید خود اس کے آگے اللہ تعالےٰ نے واتوا بہ متشابہا میں فرمادی ہے واو کو واو تفسیر قرار دیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشیاء اور نعما جو مثالی طور پر دنیا میں

باعث احتیاط سمجھ اب ایک ایک عمل کے بدلے کئی کئی ملیں گے۔ بعض کوتاہ اندیشوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ایک عمل کی جزا ایک ملنی چاہیئے۔ نہ ایک سے زیادہ افسوس! وہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت کو اپنا مقتدا ٹھہراتے! مگر اُس پر نظر اور فکر کرنے سے جی چراتے ہیں وہ دیکھیں! اگر کیونکر ایک دانہ زمین میں بویا جاتا ہے اور اُس سے ایک درخت پیدا ہوتا ہے جو مختلف رنگ کے اجزاء اپنے اندر رکھتا ہے۔ کچھ حصہ ایسا ہے کہ چارہ بننے اور اور ضروریات کے کام آتا ہے اور ایک حصہ ہے کہ اُسمیں سے ایک دانہ کی بجائے بہت سے دانے نکلتے ہیں پھر اُس دانے میں پرورش کے مختلف اجزا اور غذایت کے مختلف حصے موجود ہیں۔ اِسی طرح سے عمل صالحہ مجرد ایک ہی چیز نہیں ہوتا بلکہ اُسمیں بہت سی ... ہوتی ہیں اِسی لیے اُسکی جزا میں بہت ... ملتا ہے اور ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں ملنے کی فلاسفی اسی سے سمجھ میں آسکتی ہے اور اسکو اگر زیادہ وسیع کریں تو محدود اعمال کی جزا سے غیر محدود ملنے پر اعتراض کرنے والے احمقوں کے اعتراض کا جواب ملسکتا ہے۔

نوٹ۔ چونکہ مضمون طویل ہوگیا ہے اس لیے لھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خالدون پر ایک لطیف بحث انشاءاللہ العزیز اگلے اشو میں کرینگے۔ جسمیں اعمال محدودہ کی جزا غیر محدود ہونے اور بہشت میں عورتوں حوروں کے ملنے پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں اونپر بھی بفضلہ تعالیٰ روشنی ڈالی جاوے گی۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مکتوبات امام الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد ہذا آنمخدوم کا عنایتنامہ عین انتظاری کی حالتمیں پہونچا۔ خداوند کریم کے تفضلات اور احسانات کا کہاں تک شکر کروں اور کیونکر اُسکی نعمتوں کا حق بجا لاؤں کہ اس پر ظلمت زمانہ میں مجھ جیسے غریب تنہا بے ہنر کے لئے آپ جیسے مخلص دوست اُسنے میسر کئے سو اُسی سے میں یہ دعا مانگتا ہوں کہ آپکو اپنی الطاف جلیہ اور خفیہ سے متمتع کرے اور اپنے توجہات خاصہ سے دستگیری فرماوے اور اپنی طرف انقطاع کامل اور تبتل تام بخشے آمین ثم آمین۔

اور یہ تبتل تام کی آپ تشریح دریافت بھی کرتے ہیں یہ ایک بڑا مقام اعلیٰ ہے جو بغیر فنا سے اتم کامل طور پر حاصل نہیں ہوتا بلکہ فی الحقیقت اسیکا نام فناء اتم ہے کہ تبتل تام حاصل ہوجائے اور تبتل تام تب حاصل ہوتا ہے کہ جب ہر ایک حجاب کا خرق ہوکر رابطہ انسان کا محبت ذاتی تک پہونچ جائے۔

حجاب دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو بدیہی طور پر معلوم ہوتے ہیں اور کچھ نظر اور فکر کی حاجت نہیں جیسے خالق کو چھوڑکر مخلوق کیطرف توجہ کرنا۔ مخلوق سے مرادیں اور حاجات مانگنا اور مخلوق کو اپنا تکیہ گاہ اور پناہ سمجھنا۔ اپنے ننگ اور ناموس اور عزت اور نام کی حفاظت میں مبتلا رہنا اور بجز ایک متصرف حقیقی کے کسی سے خوف یا کسی پر کچھ امید رکھنا اور زید عمرو کے وجود کو وجود سمجھنا کسی کو کارخانہ ربوبیت کا شریک سمجھکر حق ربوبیت میں شریک ٹھہرا دینا۔ عبادات یا اعتقادات میں کسیکو خدا تعالیٰ کی طرح خیال کرنا۔ حضرت باری کے امر اور نہی کو توڑکر اپنے نفس کی خواہشوں کا تابع ہونا اور نفس امّارہ کی پیروی کرنا اور بندگی اور فرمانبرداری کی حد پر نہ ٹھہرنا یہ تو وہ سب حجب ہیں جو بدیہی ہیں جو عام طور پر ہر ایک کو سمجھ آسکتے ہیں بشرطیکہ فطرت صحیحہ میں کچھ خلل نہو۔

دوسری قسم کے حجاب وہ ہیں جو نظری ہیں جنکے سمجھنے کے لئے کامل درجہ پر عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ اسماء اور صفات الٰہیہ تک رابطہ محدود رہے اور ذات بحت سے حقیقی طور پر تعلق حاصل نہ ہو۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی عبادت بغرض حصول اُسکے انعام و اکرام کے کرتا ہے وہ ہنوز اسماء وصفات الٰہیہ پر نظر رکھتا ہے اور محبت ذاتی کے شربت عذب سے ابھی کچھ اسکو نصیب نہیں اور اسکا رابطہ معرض خطر میں ہے کیونکہ اسماء وصفات الٰہیہ ہمیشہ ایک ہی رنگ میں تجلی نہیں فرماتیں اور کبھی جلال اور کبھی جمال اور کبھی قہر اور کبھی لطف ہوتا ہے غرض اِن دونوں قسموں کے حجابوں سے جو شخص باہر آجائے اور اپنے مولیٰ حقیقی سے ذاتی طور پر محبت پیدا ہو جسکو کوئی چیز روک نہ سکے اور منجملہ ظاہری اور باطنی اور افاقی اور انفسی حجابوں کے کوئی حجاب باقی نہ رہے تو یہ وہ مرتبہ ہے جسکو تبتل تام کہنا چاہیئے اس مرتبہ کا خاصہ ہے کہ انعام اور ایلام محبوب کا ایک ہی رنگ میں دکھائی دیتا ہے بلکہ بسا اوقات ایلام سے اور بھی زیادہ محبت بڑھتی ہے اور پہلی حالت سے آگے قدم بڑھتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب محبت ذاتی کی موجیں جوش میں آتی ہیں تو اسماء اور صفات پر نظر نہیں رہتی اور انسان کا سارا آرام محبوب حقیقی کی یاد میں ہوجاتا ہے اور وجہ اللہ کا تعلق ذات باری کیطرح بیچون اور بیچگوں ہوتا ہے اور محب صادق کسی کو اس بات کی وجہ نہیں بتلا سکتا کہ کیوں وہ اس محبوب سے محبت رکھتا ہے اور کیوں اُسکے لیے بدل وجان فدا ہو رہا ہے اور اس محبت اور اطاعت اور جاں فشانی سے

اسکی غرض کیا ہے کیونکہ وہ ایک جذبہ الٰہی ہے جو بطور موہبت خاصہ محب صادق پر پڑتا ہے کوئی مصنوعی بات نہیں جسکی وجہ بیان ہو سکے یہی انقطاع حقیقی اور تبتّل تام کی حالت ہے اور یہی وہ موت روحانی ہے جسکی اہل اللہ کے نزدیک فنا سے تعبیر کیجاتی ہے کیونکہ اس مرتبہ پر نفس امّارہ کا بکلی تزکیہ ہوجاتا ہے اور بباعث محبت ذاتی کے اپنے مولیٰ کریم کی ہر ایک تقدیر سے موافقت تامہ پیدا ہوجاتی ہے اور جو کچھ اُس دوست کے ہاتھہ سے پہونچتا ہے پیارا معلوم ہوتا ہے اور اُسکا قہر اور لطف سب لطف ہی دکھائی دیتا ہے اور حقیقت میں وہ سب لطف ہی ہوتا ہے پھر محب صادق نہ قہر سے غرض رکھتا ہے نہ لطف سے۔

غریق و رطۂ بحر محبت
نہ بر قہرش نظر باشد نہ بر کیں
بگوشِ عاشق از لب ہائے دلدار
چناں نفریں عزیز آید کہ تحسیں
چناں رویش خوش اُفتد از سرِ عشق
کہ قرباں میکند بر وے دل و دیں
شب و روزش بدلبر کار باشد
دل و جانش شود آں یارِ شیریں
بسوزد ہر چہ غیرِ یار باشد
ہمیں ایں عشق را رسم است و آئیں

اور اس عاجز کا یہہ مصرع کہ قرباں میکند بر وے دل و دیں یہہ معنے رکھتا ہے کہ قبل از جذبۂ عشق جو کچھ انسان کے دل میں رسوم اور عادات بھری ہوئی ہوتی ہیں اور جو کچھ جہل مرکب کی باتیں اور پُر تعصب خیالات اُسکے سینہ میں جمے ہوئے ہیں اصل میں وہی اُسکا دین ہوتا ہے جسکو کسی حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتا اور جب جذبہ عشق اُسپر غالب آتا ہے تو وہ خیالات کہ جو تپ دق کیطرح رگ و ریشہ سے ملے ہوئے ہوتے ہیں باسانی چھوٹ جاتے ہیں اور پھر بعد اسکے عشق الٰہی ایک پاک دین تعلیم کرتا ہے کہ جو عادت اور رسم کی آلودگی سے منزہ ہے اور تعصبات کے لوث سے پاک ہے پس نافع اور مبارک دین ہی ہوتا ہے جو عشق کے بعد آتا ہے اور جو عشق کے اول خیالات ہیں وہ بہت سے زہروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے لایق ہیں کہ عشق پر فدا کئے جائیں اور اُنکے عوض میں وہ پاک خیال کہ جو عشق کے صافی چشمہ سے نکلے ہیں اور جو ہر یک تعصب اور رسم اور عادت سے منزہ ہیں حاصل کئے جائیں۔ اور یہ خیالات ایسی سختی سے نفس پر قابض ہوتے ہیں کہ بغیر جذبہ عشق کے ہرگز ممکن ہی نہیں کہ اُٹھ سکیں۔ مدار کار جذبہ عشق پر ہے جو قلب پر مستولی ہوتا ہے اور جب وہ مستولی ہوتا ہے تو نفس اپنی اندرونی آلایش سے پاک ہوجاتا ہے اور نفس کے چھپے ہوئے جو عیب تھے اُس سے دور ہوتے ہیں کہ جب عشق الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ دل پر وارد ہوتی ہے۔ نقد اعمال صالحہ جنپر کشود کار موقوف ہے تب ہی صادر ہوتے ہیں کہ جب اُنکو حرکت دینے والا عشق ہوتا ہے کوئی اور غرض فاسد نہیں ہوتی اور مجرد اعمال صوری اور عبادات رسمی سے کوئی عقدہ نہیں کھلتا بلکہ جب تک سالک رسم اور عادت کی بدبودار مزبلہ سے باہر نہیں آتا مورد غضب الٰہی رہتا ہے کیونکہ وہ خدا کی طرف مونہہ پھیر رہا ہے اور اُسکے غیر کی طرف متوجہ ہے جبکہ رسم اور عادت بھی ماسوا اللہ ہے اور ہر یک ماسوا اللہ خدا سے دور ڈالتا ہے اور سلامتی قلب میں خلل انداز ہے سو سالک کے لئے جو بات سب سے پہلے لازم ہے وہ یہی ہے کہ رسم اور عادت سے باہر ہو اور پھر خلوص نیت سے ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا پر عمل کرے تا اپنے مرض سے شفا پاوے اور ایمان حقیقی سے حصہ حاصل کرے مگر افسوس کہ بہت سے علماء ظاہری اسی سے تباہ ہو رہے ہیں کہ رسوم اور عادات کے رنگ میں ایک دوسرے سے لڑتے مرتے ہیں اور جس حقیقت اور حق بینی سے انسان کا دل منور ہوتا ہے اور جس دولت اور سعادت سے باطنی افلاس دور ہوتا ہے اُسکی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے کیا بدقسمتی ہے ہائے ہائے۔

خلق و عالم جملہ در شور و شر اند
عاشقاں در مقام دیگر اند
گرد لا زیں کوچہ بیروں نگذریم
ہم سگان کوچہ از ما بہتر اند

خدا ایسا نہیں کہ دہوکہ کہا سکے اسکی دلوں پر نظر ہے اور حقیقتوں پر نگاہ ہے وہ رسموں اور عادتوں سے ہرگز خوش نہیں ہوتا اور جب تک بندہ مقام اخلاص کا حاصل نہ کرے یعنے مرنے سے پہلے ہی نہ مرے اور آفاقی اور انفسی شرکوں سے نکل باہر نہ آجائے تب تک الطاف الٰہیہ اُسکی طرف ہرگز متوجہ نہیں ہوتیں۔ تبھی کامل ایمان میسر آتا ہے کہ جب وہ موت کہ جسکو ابھی ہم نے اخلاص سے تعبیر کیا ہے انسان منظور کر لیتا ہے اور کالخلوقات لو مۃ لائم کے گروہ میں داخل ہوجاتا ہے اور حقیقت اسلام بھی تبھی اپنا چہرہ مصفّا دکھلاتی ہے کہ جب یہ موت حاصل ہوجائے حق تعالیٰ ہم کو اور آپکو اور ہر یک کو جو طالب ہے اس اخلاص سے

بہرہ مت کرے۔ زمانہ سخت زہرناک ہوائیں چلا رہا ہے جس سے تمام کاروبار منقلب ہوا جاتا ہے ہر ایک بات مالک حقیقی کے اختیار میں ہے ہم عاجز بندوں کا کام عبودیت ہے فتح اور شکست سے مطلب نہیں عبودیت سے مطلب ہے اس راہ میں جنہوں نے بہت سی خدمتیں کیں پھر بھی وہ سیر نہ ہوئے پر ہمیں کیونکر آرام ہو جنہوں نے ابتک کچھ بھی نہیں کیا سو ہمارا سب غم اور حزن خدا کے سامنے ہے۔

ابھی وہ ملال ہے کہ جو صرف بیرونی حملوں پر کفایت نہیں بلکہ بعض ناشناس بھائی اندرونی حملے بھی کر رہے ہیں لیکن ہم عاجز بندوں کی کیا حقیقت اور بضاعت ہے وہی ایک ہے جس نے اپنے عاجز اور ناتوان بندہ کو ایک خدمت کے لئے مامور کیا ہے اب دیکھئے کہ کب تک ... تک اس عاجز کی آہیں پہنچتی ہیں۔

... لکھا تھا کہ بعض احباب علماء کی طرف سے یہ فتوے لائے ہیں کہ اتباع قال اللہ وقال الرسول اور ترجیح اسکی دوسروں لوگوں کے قولوں پر کفر ہے مگر یہ بندہ عاجز کہتا ہے کہ زہے سعادت کہ کسی کو یہ کفر حاصل ہو —

گر یہ کفر ست ... بہ ... قربان کنم صد دیں ٭
خدا ... ہم بریں کفر و بریں آئیں ٭

حضرت افضل الرسول خیر الرسل فخر الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اور اُسکی پاک اور کامل حدیث اور خدا کا سچا نور اور ... کا ... ترک کرکے پھر اور کونسی پناہ ہے جس ... کریں اور اُس سے زیادہ کون ... ہماری دلبری کرے۔

... ازروئے دلبرم ٭

... کہ انگشم آں دل کجا برم ٭

... دیدیم ایں کہ تیر ببایدبرابرم

... کی طرف متوجہ نہوں اور عاشق صادق کی طرح قول سے فعل سے مدح سے ثنا سے متابعت سے فنا فی الرسول ہو جائیں کہ سب برکات اسی میں ہیں اکثر لوگوں پر عادت

اور رسم غالب ہو رہی ہے اور بڑی بڑی زنجیریں پاؤں میں پڑی ہوئی ہیں اور کوئی اسطرف آنہیں سکتا مگر جسکو خدا کھینچکر لاوے سو صبر سے استقامت سے اُنکی جور و جفا کا تحمل کرنا چاہیئے دنیا اُنہیں سے دوستی رکھتی ہے جو دنیا سے مشابہ ہوتے ہیں مگر جو خدا کے بندے ہیں گو وہ کیسے ہی تنہا اور غریب ہوں تب بھی خدا اُنکے ساتھ ہے ان اللّٰہ لایھدی من ھو مسرف کذاب

آپ کے سب دوستوں کو سلام پہونچے۔ ۱۹ر اگست ۱۸۹۹ء مطابق ۱۹ر شوال سنہ ۱۳۱۶ ہجری

بریف نوٹس

ڈومیسٹک

ہم نہایت مسرت سے ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مکرم بھائی منشی نواب دین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول دینانگر کے ہاں ۲۲ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز جمعرات بوقت ۸½ بجے صبح کے خدا تعالیٰ کے کمال فضل و کرم سے فرزند پیدا ہوا۔ نام نصیر الدین رکھا گیا اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور کرے اور عمر طبعی تک پہونچاوے آمین۔

ہمارے ایک مخلص اور صادق کرمفرما ہمکو بذریعہ تحریر مندرجہ ذیل اطلاع دیتے ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُنکے اس نیک ارادے میں اُنکو کامیاب کرے اور توفیق رفیق حال کرے یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے اگر ہمارے احباب اپنی دعاؤں میں اپنے احباب کو شامل کر لیا کریں تو بہت فایدہ ہو سکتا ہے۔ باہمی محبت و ارتباط کا سلسلہ وسیع ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال کیونکہ دُعا بھی ایک عبادت اور نیکی ہے اور دوسرے کے لئے دعا کرنا ایک نیکی اللہ تعالیٰ اس نیکی کے عوض میں اپنا فضل کرتا ہے وہ تحریر یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی شیخ صاحب حفظک اللہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحکم ملا۔ اور موجب ہدایت ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ایک ضروری امر اسوقت عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اُن احسانات لا منتہاہی کا شکریہ ہم کیا ادا کر سکتے ہیں جو اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سا کامل البشر بھیج کر ہمیں کمزور اور ناداں بندوں کی دنیا اور دین کے ہر ایک امر میں جو پیش ہو سکتا ہے دستگیری فرمائی اور انسانی حالات کے متعلق کوئی ایسی بات نہ رہی جسکے واسطے وہ خیر الرسل ہمارا ہادی اور رہنما نہ ہو۔ ایک حدیث میں آیا ہے رسول خدا (فداہ ابی وامی) نے فرمایا اللّٰھم انی اعوذ بک من الکفر والدین۔ یا اللہ تجھ کفر اور قرضہ سے تیری پناہ میں ہے۔ اصحاب میں سے ایک نے عرض کی یا رسول اللہ آپ قرض کو کفر کے ساتھ ایک کرتے ہیں فرمایا ہاں۔ ایسی ہی اور کئی ایک حدیثیں اور دعائیں قرض کے متعلق ہیں کنوں آدم ... مطلب۔ ان دنوں بعض وجوہات سے میں ایک سخت قرض میں مبتلا ہو گیا ہوں لیکن مجھے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے کہ مجھے ضائع نہ کریگا۔ کیونکہ میرا ماتھا اس عبداللہ کے قدموں میں ہے جسکو جل شانہ نے یوں مخاطب کیا ہے۔ ملتلک ذریۃ لا یضاع۔ تیرے جیسا موتی ضایع نہیں کیا جاتا۔ اور میں ہرگز ناامید نہیں ہوں۔ اسلئے میں ارادہ کیا ہے کہ مجاہدہ کے طور پر چند روز خاص اس امر کے لئے دعا کروں اور ہر روز کچھ وقت اس دعا کے واسطے خاص کروں لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ سعی میں صرف اپنے ہی لئے نہ کروں بلکہ تمام بھائیوں کو جو کہ خاص یا عام کسیطرح کے قرضہ میں مبتلا ہوں اپنی دعامیں شامل کروں تاکہ بعض بعض کی شمولیت کی برکت سے مخلصی پائیں اور للہی

میاں محمد حسین بٹالوی اور اُسکو عالم سمجھنے والے پڑہیں

ذیل میں ہم ایک قابل قدر مضمون درج کرتے ہیں جو میاں محمد حسین بٹالوی کی **قابلیت** کے اظہار کی خاطر لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ ایک عام **عادت** اور **سُنت** ہے کہ وہ اپنے مور کی توہین کرنے والے کو اُسی رنگ میں ذلیل کرتا ہے جس رنگ میں وہ اُسکی ذلت کا خواہاں ہو۔ دریدہ دہن بطالوی نے جس بے باکی اور شوخی کے ساتھ **حضرت اقدس** کی پاک ذات پر افترا باندھے اور رکیک اور بیجا حجتوں سے اعتراض کئے ہیں اوس سے سلک خوب آگاہ ہے اور یہ امر بھی روز روشن کیطرح معلوم ہے کہ یہ اپنی ہر منصوبہ بازی میں خائب و خاسر ہوتا رہا ہے اور **انی مھین من اراد اھانتک** کے زبردست الہام کا مور ونشانہ رہا ہے۔ جب علوم عربیہ سے ناواقف ہونیکا اعتراض حضرت اقدس کی **نسبت** کیا تو خدا تعالےٰ کی غیوری نے ایسا جوش مارا کہ ادہر تو عربی کو **تصنیفات** کا بحر مواج جاری کر دیا اور مخالفوں با وجود کثیر التعداد انعام کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے بلانے پر بھی مبہوت و ساکت کر دیا۔ بطالوی سے جب تصنیفات عربیہ کا جواب بن آیا تو اُسنے یہ کہنا شروع کیا کہ اُسکی تحریروں میں غلطیاں ہیں مگر ایک بھی دکھا نہ سکا خدا کی شان کہ خدا نے اس پہلو میں بھی اُسے ذلیل ہی کر کے چھوڑا کہ عربی میں تو اُس نے آجتک ایک سطر بھی نہیں لکھی مگر بعض الفاظ جو اپنی بیہودی اردو تحریر میں چرک جایا کرتا تھا وہ بھی صحیح نہیں لکھہ سکا چنانچہ ذیل کی قابل قدر تحریر سے جو ہمارے ایک مکرم دوست نے راولپنڈی سے لکھی ہے معلوم ہو جاویگا۔ ہم انشاء اللہ عنقریب میاں محمد حسین کی کارروایوں پر ایک مفصل ریویو کرنے والے ہیں۔ (ایڈیٹر)

شیخ محمد حسین بطالوی کی فضیلت اور ہمہ دانی کا ایک نمونہ

میاں بطالوی کی اشاعۃ السنہ کے مطالعہ کرنے والوں پر ظاہر ہے کہ اُسنے اپنی فضیلت نمائی میں کیا کیا **اَنَا وَلَا غَیْرِیْ** کے دعوے کئے ہیں اور اپنی ہمہ دانی کا اسقدر مدعی ہے کہ کسی کو اُسنے برابر نہیں سمجہا خصوصًا مرزا صاحب امام الزمان سے تو اُسنے وہ وہ چالاکیاں کی ہیں اور بے ادبیوں سے پیش آیا ہے کہ **نعوذ باللہ** خدا کی پناہ اُنکی عربی کو اربی کچالو کہتا اور مسخریاں اڑاتا ہے مگر خدا کی مستمرہ عادت ہے کہ وہ متکبر کو مونہہ کے بل گراتا ہے۔ اشاعۃ السنہ کے نمبرہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۴ پر اسنے تفسیر القرآن کا اشتہار دیا ہے۔ اور یہ اشتہار کئی پرچوں میں دیا اور اپنے ہمعصروں سے التماس کرتا ہے کہ یہ میرا اشتہار اپنے اپنے پرچوں میں چھاپیں جسکا عنوان یہ ہے۔

تفسیر القرآن کا اشتہار اور **اخوان دین سے استیشار** میاں مذکور کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان بہائیوں سے مشورہ طلب کرنا۔ چنانچہ آگے چل کر صفحہ ۱۳۵ پر (جہاں اشتہار ختم ہوتا ہے) لکھا ہے کہ اس مبارک کام (یعنے تفسیر القرآن) کے متعلق اخوان دین سے یہ مشورہ لیا جاتا ہے کہ اس مضمون تفسیر القرآن کو ہم رسالہ اشاعۃ السنہ کے کسی حصہ میں درج کریں یا اسکے واسطے رسالہ سے علیحدہ اوراق تجویز کریں۔

غرض یہ کہ میاں مذکور نے اِسْتِیْشَار کے لفظ کو مشورہ لینے کے معنوں میں لیا ہے (حالانکہ یہ سخت غلطی ہے کوئی نادان بچہ بھی جو علم صرف ولغت سے ذرا بھی مس رکھتا ہو اس لفظ کو مشورہ کے معنوں میں استعمال نکریگا اب اس کے اصل معنے سے ہم ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں **استیشار کا مادہ وشر** مثال واوی ہے جسکے معنے دانت کو تیز کرنا دیکھو صراح اور منتہی الارب وشر دانتوں کو تیز کرنا اور رگڑ کر لمبے دانتوں کو چھوٹا کرنا **قرآن کریم** کا معجزہ ہے کہ جو نالائق اس کی تفسیر کرنے کا ارادہ کرے خداوند تعالیٰ بفحوائے کریمہ **لا یمسّہ الا المطھرون** اُسکے علم کی پردہ دری کر کے قلعی اوسکی کھول دیتا ہے اور اپنے ہی ہاتھوں سے وہ ذِلت کے اسباب مہیا کر کے ذلیل ہوتا ہے اور ایک جہان دیکھہ لیتا ہے کہ وہ تطہیر کی شرط جو قرآن نے لگائی ہے اس میں موجود نہیں یہی حال بیچارے بطالوی کا ہوا کہ اب ادنیٰ ادنیٰ صرفی بھی اُس کا یہ اشتہار پڑہکر کہہ رہے ہیں کہ جسکو ایک آسان صیغہ صرف کا بھی نہیں آتا جو مبتدی صرفی بھی جانتے ہیں تو یہ قرآن کریم کی تفسیر کیا خاک کریگا اور اس کے علم کے دعاوی سنکر مسخریاں اُڑا رہے ہیں مشورہ طلب کرنے کے معنوں میں لفظ **استشارہ** آتا ہے اور **استیشار** کا مطلب دانت تیز کرانے کی درخواست ہوگا سو میاں صاحب کی عبارت (قرآن کریم کی تفسیر کا اشتہار اور اخوان دین سے استیشار) کا مطلب یہ ہوا کہ مسلمان بہائیوں سے دانت تیز کرانے کی درخواست تو ہم چاہتے ہیں کہ میاں مذکور کو جناب امام الزمان علیہ السلام کے دندان شکن جوابوں نے یہ نقصان ضرور پہونچایا ہے

کہ آپ کے دانت نہائت کند ہو گئے ہیں جنکے تیز کرانے کے لئے اشتہار دینے کی اس غریب کو ضرورت پیش آئی۔ سو دیکھئے کہ اب اسکی دستگیری کرکے کون اسکے دانت تیز کرتا ہے سچ ہے جب دانت تیز نہ ہوں تو کوئی بات نہیں بچارے شکاری جانور درندے وغیرہ جب بوڑھے ہوجاتے ہیں اور دانت اُنکے کند ہوجاتے ہیں تو اُنکی قوت سبعیت (درندگی) میں فرق آجاتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎

پس ازعزم آہو گرفتن بہ پیچے
الکہ خوردہ از گوسپندان سحے

دوسرا معنی استیشار کا عورت کا درخواست کرنا لمبے دانتوں کو چھوٹا کرانے اور مدشن کرانے کے لئے (منتہی الارب) سو اس اشتہار سے یہ مطلب واضح ہوتا ہے کہ اشتہار دینے والی کوئی عورت ہے جو بدقسمتی سے بوڑھی ہوگئی اور دانت بڑھ کر بدنما ہو گئے ہیں اب وہ اخوان دین سے دانت چھوٹے اور روشن کروانے کی درخواست کرتی ہے تاکہ وہ جوان معلوم ہو اور اُسکے بڑھاپے کا عیب چھپ جاوے سو اُس عورت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانت چھوٹے اور روشن کرانے والی عورت پر لعنت کی جائے جیسا کہ فرمایا لعن اللہ الواشرۃ والمستوشرۃ یعنی اللہ لعنت کرتا ہے دانت چھوٹے کرنے والی اور کرانے والی عورت پر۔ چونکہ دانت چھوٹے اور روشن کرنے والی پر لعنت ہے اس لئے اخوان دین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اُس عورت کی درخواست کو نامنظور کریں اور اُس عورت کو واضح ہو فیا لیت الشباب یعود یوماً × فاخبرہٗ بما فعل المشیبُ × کاش کے جوانی ایکدن لوٹ کر آتی تو میں اُسے خبر دیتا جو بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا) والی رجا اور نہ پورا ہونے والی آرزو سے مایوس ہو بیٹھے یہ تیرے دانت کوئی ٹھیک نہیں کرسکتا یہ میاں صاحب کا علمی بساط ہے جس پر عزہ و نازاں ہوتے ہوتے بچارے کا گلہ بیٹھ گیا اور غوغہ و شور کرتے کرتے جہانکو سر پر اُٹھا لیا **انی مھین من اراد اھانتک**۔ والہ الہام اب بھی پورا ہوا یا نہیں حضرت امام الزمان کو اسی موںہہ سے جاہل کہتا تھا کہاں گئی وہ صرف اور لغت دانی جبکہ مولوی کہلاتا تھا بلکہ حضرت حکیم الامت مولنا مولوی نور الدین صاحب مدظلہٗ کو مولوی کہنے سے غیظ و غضب میں آجاتا اور صرف طبیب کہکر پکارتا تھا اب میاں مذکور کو شیخ سعدی علیہ الرحمت کا مشورہ ہم سناتے ہیں ؎

بمیرتا برہی اے حسود کیں رنجیست × کہ از مشقت
آں جز بمرگ نتواں رست۔

راقم ایک کمترین غلامان حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام (از راولپنڈی)

افریقہ میں مذہبی مباحثہ

ذیل میں ہم ایک خط و کتابت درج کرتے ہیں جو ایک آریہ اور ہمارے برادر معظم بابو محمد افضل کے درمیان ہوئی ہے۔ ہم فی الحال کوئی ریمارک کرنا مناسب نہیں سمجھتے جب تک کہ کل خط و کتابت شایع نہ ہولے بعد ہم سوالات متفسرہ آریہ صاحب کے جوابات بھی انشاء اللہ درج کریں گے اور اُسکی تحریر پر مناسب ریمارک بھی۔
(ایڈیٹر)

خط آریہ

مہربانمن۔ خدا آپ کو راہ راست کے دکھانے میں چشم بینا و عقل سلیم عطا فرماوے مسئلہ نیوگ کے متعلق اگر کوئی نا واقف بے علمی سے اسکی باریکیوں کو نہ سمجھکر اور نفس امارہ کا غلام ہوکر اس کو مکروہ و حرامکاری ظاہر کرے۔ تو اُس کا کچھ قصور نہیں۔ بلکہ جیسا مرض یرقان کے مریض کو کل اشیا زرد ہی زرد نظر آتی ہیں اور اسمیں صرف اسکی قوت بصارت کا قصور ہے۔ نا کہ درحقیقت ان اشیاء کے رنگ میں کسی قسم کی تبدیلی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مرض تعصب میں مبتلا بنی نوع انسان میں **نسائکم حرث لکم فاتوا حرثکم انّٰی شئتم**۔ کی گندی تعلیم حاصل کرکے فرقہ اناث و ذکور کے باہمی تعلقات میں انصاف کو ہاتھ سے دیتا ہوا دیدۂ عقل کو بند کرکے نہ دیکھ سکے یا قوت ممیزہ کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو کچھ عجب نہیں۔ ورنہ یہ صاف بیان ہے کہ قانون قدرت ایک رنگ سے دوسرے رنگ میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ خالق کو انکے کرنے کی ضرورت ہے اور اس لئے اونکی تبدیلی ذات باری تعالیٰ کے لئے باعث دہبہ اب رہا انعام و تاوان کے بارہ میں شاید خدائے قادیاں کے الہام کی بدولت آپکو کسی خزانہ کا پتہ لگ گیا ہے۔ جو اسی طرح سے تاوان بھرنے اور انعام دینے کے لئے تیار نظر آتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ یہ خزانہ صراف لائق نے برہان قاطع کی کسوٹی سے پرکھ کر طلسمانی دہوکہ ثابت کرکے پایۂ تکذیب کو پہونچا دیا ہے۔ ورنہ سچ جھوٹ کے فیصلہ کے واسطے صرف سوالات و جوابات کا چھپنا و شایع ہو جانا ہی کافی ہوتا ہے۔ اور پبلک کی رائے ہے تاوان و انعام کے قایم مقام۔ مفصلہ ذیل سوالات کے متعلق جوابات تحریر فرمائیں تاکہ راستی کا بول بالا و جھوٹ کا موںہہ کالا ہو۔

سوال

اول - نکاح کس مطلب کے لئے ہے۔

دوم اس بارے ہیں مرد و عورت کو برابر حقوق حاصل ہیں یا کم دبیش اگر کم وبیش ہیں تو کیا وجہ۔

سوم مرد کے دائم المریض وناکارہ ہوجانے کی صورت میں اسکی منکوحہ کے لئے کیا طریق اور کونسے احکام ہیں جن پر عامل ہونے سے ظاہر او پوشیدہ زناکاری نہ پھیلے۔

چہارم مرد وعورت کو اپنی عمر میں باہمی طلاق دیئے و نئے نکاح کرنے کی اجازت کسی تعداد مقررہ تک ہے یا غیر مقررہ اگر مقرر ہے تو کہاں تک۔

پنجم ہابیل وقابیل کی لڑائی کی وجہ۔

ششم کتبہا مسلمہ اہل اسلام متعلقہ تفاسیر - احادیث - روایات کی فہرست تاکہ آئندہ حوالہ سمیت جواب دیا جائے۔

(گنگارام آریہ)

جناب لالہ گنگارام صاحب آریہ

آپکا گالیوں سے بھرا ہوا خط جو شاید آریہ سماج کا موروثی شیوہ ہے ۲۹ اگست ۱۸۹۸ء کو مجھکو ملا تھا۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ آپ ہندوستان جانے کے لئے کلنڈنی تشریف لے گئے ہیں اس لیے میں جواب لکھتے لکھتے رہ گیا اب معلوم ہوا کہ آپکا جانا ملتوی ہو گیا ہے اسلئے جواب ارسال ہے۔

اول - آپکو واضح ہو کہ جو پرچہ میں نے آپکی طرف لکھا تھا آپکا خط مطلق اُسکا جواب نہیں میرے خط میں دو باتیں تھیں اول یہ کہ مسئلہ نیوگ کے رو سے ایک زندہ خاوند والی عورت بھی بے اولادی کی حالت میں دوسرے مرد سے بیج مانگ سکتی ہے - بزبانی لالہ دیوا چند جمعدار معلوم ہوا تہا کہ آپ کے قول کے موجب نیوگ کے معنے صرف بیوہ عورت کا دوسرا نکاح کر دینا ہے - چونکہ آپ کا یہ خیال ایک تحقیق شدہ امر کے بالکل مخالف تہا اسی لئے اُسکا ثبوت معہ حوالجات کتاب آریہ دہرم سے دیا گیا تہا اور یہ وہ کتاب ہے کہ جسمیں یہ مسئلہ ایک بڑی بہاری تحقیق کے بعد لکھا گیا تھا چنانچہ اوسکے شائع کرنے سے پیشتر ایک اشتہار کل آریہ صاحبان کی خدمت میں تحقیق مسئلہ نیوگ کے لئے شایع کیا گیا تہا - ممکن ہے کہ یہ کتاب آریہ دہرم آپکی نظر سے نہ گذری ہو اگر یہی بات ہے تو سب سے اول آپکا اس کتاب کو مطالعہ کرنا ضروری ہے طول نویسی سے فایدہ نہیں فیصل شدہ امر کو بار بار دہرانا تضیع اوقات ہے۔

مسئلہ نیوگ کے مسلمہ مضمون کے برخلاف آپکا یہ لکھنا "کہ مسئلہ نیوگ کے متعلق اگر کوئی ناواقف بے علمی سے اُسکی باریکیوں کو نہ سمجھکر اور نفس امارہ کا غلام ہو کر اُسکو مکروہ حرامکاری ظاہر کرے تو اوسکا قصور نہیں" یہ وہ حماقت ہے جس کا سلسلہ عرصہ چند سال سے متواتر چلا آرہا ہے کہ آریہ سماج کی طرف سے ہمیشہ ہر ایک دعوے بلا دلیل پیش کیا جاتا ہے - کاشکہ آپ اپنی سماج پر رحم کھا کر اسکی چند ایک باریکیاں طبع کرادی ہوتیں یا اسی خط میں درج کی ہوتیں کہ اُنکو شایع کرا دیا جاتا اور ہم بھی دیکھہ لیتے کہ پبلک ایک زندہ جیتے جاگتے خاوند کی عورت کو اُسکے روبرو کس طرح غیر سے ہم بستر کرا دینا روا رکھتی ہے اور اس میں کون سی باریکی کو پسند کرتی ہے کیا آپکے نزدیک پبلک کی غیرت اس امر کو روا رکھے گی جسکو ادنے ادنے حیوان یعنے کتا اور مرغی بھی روا نہیں رکھتے اور افریقہ کے جنگلی بھی آپس ہیں اس امر پر کشت وخون کر لیتے ہیں - اگر آپکو ایسے ہی حجاب حائل ہیں کہ آپ کھلی حرامکاری کو مسئلہ نیوگ کی باریکی خیال کرتے ہیں تو آپ کریں ورنہ پبلک کو اندہا کیوں بناتے ہیں۔

آپ پر ضروری امر تو یہ تہا کہ اگر آپکے خیال میں یہ معنے نیوگ کے نہیں تھے جو میں نے لکھہ کر روانہ کئے تھے تو آپ میری اُس غلطی کو رفع فرمائے اور لکھئے کہ آپ کو مفہوم میں مغالطہ ہے یا اگر ہماری سماج کے کسی ممبر نے بھی معنے تسلیم کرلئے ہیں تو اُس نے غلطی کی ہے - اگرچہ وہ سوامی دیانند ہی کیوں نہ ہوں - بلکہ اصل میں نیوگ کے معنے اور ہیں اور میں اُنکو بتلاتا ہوں پھر اُن معنوںکو درج کیجئے یہ ایک عمدہ طریق بحث مباحثہ کا مہذبانہ ہے جسے ہر ایک ذی عقل پسند کرتا ہے - مگر آپ نے تو خدا معلوم کس عرصہ کا بخار جمع کردہ نکالا کہ بغیر کسی قسم کی باریکی کے درج کرنے یا ہمارے سوال کا جواب دینے کے گالیاں سے بہرا خط لکھہ مارا مجھے سخت تعجب ہے کہ آپکی طبیعت میں یہہ گند کہاں سے بہرا ہوا تہا اور پہر جو آیت قرآن شریف کی لکھی ہے اسکا ترجمہ بالکل نہیں لکہا نہ معلوم کہ آپکو کس لفظ پر اعتراض ہے اور آپکی عقل ودانش تاریکی میں پڑکر سیدہے راستہ سے ہٹ کر کہاں ٹھوکر کھاتی ہے علاج کیا جانا چاہیے خیر اس آیت کے متعلق میں ذکر آئندہ کروں گا۔

پہلی بات تو میرے خط میں یہ تھی جسکا آپنے کوئی جواب نہ دیا اوسکے معنے اور باریکی لکھیں جسکا الزام آپکے سر پر ہے دوسری بات میرے خط میں یہہ تہی کہ آپ کی طرف بلکہ بزبانی دیوا چند صاحب مجھے معلوم ہوا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ اہل اسلام میں عضو تناسل پر کپڑا لپیٹ کر ماں یا بہن سے زنا کرلینا جائز ہے اور یہ کہ آدم کے بیٹا اور بیٹی میں نکاح ہوتا تھا

(باقی آئندہ)

اشتہار

میلہ مال مویشی واسپان دیوالی ۸ر نومبر ۱۸۹۸ء سے شروع ہوکر ۱۷ر نومبر ۱۸۹۸ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے۔اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔کہ مبلغ دوہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے۔دیا جاویگا۔اور مبلغ اساد گھوڑوں کو انعام دیا جاویگا اس میں سے مبلغ ۵۰ر روپیہ ایسے اسپان کو جو واسطے رسالہ کے خرید کئے جاویں گے دیا جاوے گا۔اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوالے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہییے ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہونگے۔اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودہ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاویگا یعنے ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو دو وقت صبح اور شام دودہ دوہ کر وزن کیا جاویگا اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور اس موقعہ پر ہوگا۔فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاویگا اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپس یعنے باہر نکال لے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاویگا۔اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصول یابی قیمت کی رہیگی ❊

المشتہر

مسٹر جے۔جی السپ صاحب بہادر سیکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

۱۰ر اکتوبر ۱۸۹۸ء

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر
اچھی ہے حق میں ہر بشر کے پسر + لعل و دُرِ یتیم سے بڑھ کر

اظہار بشارت

ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کما حقہٗ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راست بازی سے کام ہے مریض بن کر آئیں۔ شرطیہ دعا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں۔

شفاخانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرتسر

معیار صداقت

بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے لیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے۔ پھر کسی اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے۔ اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ دیا جاوے۔ صحت کے طالب اولاد کے آرزو مند یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو۔ فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارک بادی ہے

اس خادم الاطباء کو ۳۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ لگے ہیں۔ کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ہ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ اول یہ تو دہی ہوں گی۔ مگر نمبر اوّل کم مقدور وہ صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تو انگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ بالعد خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ بنام معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پاوے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہوگی۔ ورنہ ہرجانہ حسب اقرار داد قبول۔ بفضل خداداد کی ... ہے۔ ... ہمراہ ... اس سے ... گراں مرادیں ... نہیں۔ کم نام وہ ... کتاب اسناد کامل فہرست ... تشخیص لا ولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہوسکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز بحث متعلقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنےٰ ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عـہ	۱۰	قولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	عـہ	۲۸	نل اترنا	صہ
۲	جسکی اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عـہ	۲۹	طول و عرض و عمق کو نامرد	صہ
۳	جسکے لڑکیاں ہی ہوں لڑکا نہو	صہ	۱۲	سرعت	صہ	۲۱	ناسور	عـہ	۳۰	خضاب سالانہ	عـہ
۴	جسکا حمل ۲-۸ ماہ گر جاوے	صہ	۱۳	جریان	صہ	۲۲	بواسیر خونی و بادی	عـہ	۳۱	نزلہ و زکام	صہ
۵	کمزوری	[illegible]	۱۴	غلط کاری	عـہ	۲۳	ادھرنگ	صہ	۳۲	تسہیل ولادت	عـہ
۶	مرگی	[illegible]	۱۵	کنٹھمالا	صہ	۲۴	ضیق النفس	عـہ		سفوف مجرب المجرب	عـہ
۷	تپ دق	[illegible]	۱۶	سفیدی آنکھ	عـہ	۲۵	لیموقی	عـہ		تیجارہ چوتھیا روزانہ	صہ
۸	ضعف باہ	[illegible]	۱۷	ضعف بصر	صہ	۲۶	آتشک	عـہ		ضعف ہضم	صہ
۹	ضعف جگر	[illegible]	۱۸	سبل	عـہ	۲۷	آتشک گل بدن	عـہ		سرسام	عـہ

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے - کہ عام وخاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھاسکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ عہ ممیریکا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کافی تولہ مبلغ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سُرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی وجعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے - **المشتہر** - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب) -

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ؟

...ں اہمیت [illegible] مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سُرمہ میں کوئی مضر کیمیا شے نہیں ہے - اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - سلئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیریکا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم بسلنگے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے ممیرے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک بیرعلاج مسمات اُتم دیوی بعمرہ ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ کو ب کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھی ہوئی تھیں - انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑ سکتی تھی - اور ان اشیاء کو

[illegible] سے قبو . [illegible] رکھے جاتی بخیریت صفائی رہ گیا ہے استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا - کہ اُسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب میا سنگھ صاحب تسلیم بعد تعظیم شاید آنجناب کو یاد ہوگا - کہ بندہ نے آپ سے ممیریکا سفید سُرمہ منگوایا تھا - جسنے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمے دولا مل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پکی پر پھولے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے - اور مریض دعا گو ہے بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص وعام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے - لہذا بندہ بخدمت ہر خاص وعام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم (سُرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیریکا سُرمہ بذریعہ قیمت طلب ارسال عنایت فرماویں - راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے - جسکا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب وکیلب وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سُرمے سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے اور ایک تولہ سفید سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں - دستخط سردار صالح محمد خاں دُرانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان ۱۶ مارچ ۱۸۹۶ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائیٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپ کر شائع کیا گیا